مضمون مین ہے طرفہ آبداری ہے خلد مین سلسبیل جاری
جس جا ہین سکون دائرون پر ہین طاقِ جنان پہ جام کوثر
چٹکیلی ہر ایک ہے حکایت لب چاٹئے جس سے ہے حلاوت
یون ہوگئین نظم و نثر مربوط جون شیر و شکر بہم ہون مخلوط
موقع پہ لطیف تر لطیفے گلشن کی روش پہ جیسے پودے
پھولا کہین حمدِ حق کا گلزار ذمِ ابلیس کا کہین خار
ہے صوم و صلوٰۃ کا کہین حال ہے حج و زکوٰۃ کا کہین قال
حالت کہین نار اور جنان کی صورت کہین سود اور زیان کی
یہان ذکرِ عروج مصطفیٰ ہے وان ذکرِ نزولِ اشقیا ہے
اصحاب کا ذکر ایک جا پر یکجا پہ کھلے ہین چار جوہر
یہان حسنِ معاشرت کے اذکار وان قبح سوالنت کے آثار
ہر ایک حدیث اور روایت گمراہ کو مشعل ہدایت
دارین کی نعمتین ہین باہم یکجا پہ ہے نفع ہر دو عالم
جو چاہے حصول کیجئے گا فردوس صلہ مین لیجئے گا
اقسام کے درج ہین مضامین یک دُرج مین لعل و در ہین رنگین
لکھا ہے ہر اک بیان مسلسل آسان ہے راہرو کو منزل
مرجان کا کہون کہ سلسلہ ہے یا کانِ گہر کہون بجا ہے

یکعمر اٹھا اٹھا کے کڑیان	موتی کی پروئی ہین یہ لڑیان
فقرہ فقرہ مین ہے نزاکت	کیا کوٹ کے ہے بھری فصاحت
کیا خوب ہے نسخہ چشم بد دور	عصیان کا مرض ہو اس سے کافور
نظارہ سے چشم کو تراوت	پڑہنے سے زبان مین ہو حلاوت
تعویذ بنا کے گر رکہین پاس	ابلیس کا دور ہوگا وسواس
توصیف ادا نہ مجہ سے ہو گی	ہے قصہ دراز رات تھوڑی
اس باغ کی ہے نظیر عنقا	شبنم ہے نام یان خزان کا
یہہ رہبر راہ کبریا ہے	یہہ خضر طریق مصطفےؐ ہے
مفتاح در نعیم ہے یہہ	مصباح رہ کریم ہے یہہ
یا مسلک مستقیم کہئے	یا سلک در یتیم کہئے
یا زاد رہ نجات سمجھو	یا باعث عافیات سمجھو
اس ناؤ پہ جو سوار ہوگا	ہو جائیگا اوسکا پار بیڑا

فرحت پی سال دل یہ بولا
یہہ توشۂ عاقبت ہے اچھا

ایضاً در صنعت توشیح

س	سزاوار وسیم ہر سرنشین	لگے سرد کے روکھے مین برہین	ل
س	سریر فضیلت پہ بیٹھے وہ آج	لیاقت کے کشور سے جو لیوے باج	ل

ت	تبرک ہین ممدوح فرخندہ فال	اک آدم سرشتہ فرشتہ خصال	ا
ل	لکھی شرح کب فاتحہ کی مگر	بشر پہ کہولا ہے گلشن کا در	م
ر	ریاحین کہین حمد حق کے لگے	جدہر دیکھو رحمت کے گل ہین کہلے	ج
ا	اودہر نازش مالک یوم دین	نیالیش ادہر طالب نستعین	ن
ت	ترشح ہدایت کی ہر جا عمیم	فضائی روش جادۂ مستقیم	ف
س	سراسر ہے سامان ناز و نعم	یراق طرب ساز عشرت بہم	ی
ر	روان ابر رحمت سے نہرین ادہر	اودہر صاعقے ہین غضب کے اگر	ا
م	معاشر نہون سیر سے بے نصیب	اگر چاہتے ہین وصال حبیب	ا
ل	لگے مول ہین ہے بجا مال جان	قران خدا کی کہلی ہے دکان	ق
ر	ریاض عبادت کی ہے یہ سبیل	امید اجابت کی ہے یہ کفیل	ا
ن	نکال ابن مریم سے فرحت حساب	ہے دلخواہ تفسیر ام الکتاب	✖

ایضاً تاریخ مجموعہ تفسیر سورہ یٰس و تبارک مولفہ جناب ممدوح

ہو کس منہ سے شکر خدای قدیر	کیا ایک کو ایک کا دستگیر	
نہ کھلتا کبھی راز خوف و رجا	نہ مبعوث ہوتے بشیر و نذیر	
نہوتے اگر وارثان رسول	ہماری ہتی میراث نار سعیر	علما ۱۲
ضلالت کی کافور ظلمت ہوی	ہدایت کا اختر ہوا اوج گیر	
خوشا طالع رہروان نغیم	ملا راہبر ایک روشن ضمیر	

خلیق ولئیق وبلند احتشام — ہے برج فضیلت کا ماہ منیر
یہ وہ طوطی شکرستان علم — کہ حیران ہین جون آئینہ ہمصفیر
لکھی ہے یہ تفسیر کیا ہی عجیب — ہے از قاف تا قاف عنقا نظیر
نیا جم ہے یہ اور نیا جام ہے — لکیرون کے اکثر مفسر فقیر
ہر اک بات شیرین ہی شکل نبات — ہر اک سطر ہر روکش جوئی شیر
بھری اسمین ہین سینکڑون خوبیان — بیان جسے ہونگی نہ عشر عشیر
بہا در وہی ہے جو پائے اسے — ہے یہہ بے بہا در کا گنج خطیر
نہین اس سے سودا کوئی سود خیز — ہے قیمت قلیل اور نفع کثیر

عطارد نے فرحت فدا کر کے دل
سن اسکا کہا مجمع بے نظیر

ایضاً ہجری

غلام غوث ذیشان نے لکھی جب — بجد وجہد تفسیر مبارک
کہا ہاتف نے سال طبع فرحت — ہے وہ کیا شرح یسین و تبارک

قطعۂ تاریخ درسن فصلی

بصد سعی ذیشان مفسر نے جب — کیا طبع یہ مجمع موعظت
لگا ہاتھ ساز نشاط ابد — ہوا دور دل سے غم آخرت
مہیا ہوا زاد راہ نجات — یہ فرحت سے کہنے لگی مغفرت

که فصلی مین لکھه از سر انبساط | سن اسکا ہے یہ توشۂ عاقبت

ایضاً فارسی

حبذا اینچہ باغ روح فزاست | مرغ دل از ہزار جان مشتاق
میوه لفظ است و لذتش معنی | زر گل سطر و برگ گل اوراق
نثر اشجار و نظم تر انہار | باده لطف سخن لطیفہ ایاق
رونق روشنائی مشعل طور | ید بیضا ست صفحہ براق
کامران سائر از وصال کریم | ہر الف رکن کعبہ دائرہ طاق
گر نگارم سزد مولف را | ق | معدن علم و مخزن اخلاق
زاہد و عابد و فقیہہ و لئیق | در عبادت بہ ہمگنان مشتاق
ہست پابند بند صوم و صلوٰة | نگذارد تہجد و اشراق
نیست مخفی بر اہل دل فرحت | مدح ممدوح شہرۂ آفاق
سر انجم نثار کرده فلک | پی سن گفت جنت المشتاق

قطعہ تاریخ کتاب احسن المواعظ جلد دوم مولفۂ جناب مولویصاحب ممدوح

دال ہے انقلاب لیل و نہار | کہ نہ اک وضع پر رہی چرخ کی چال
دم مین لاکھون دکھائے نیرنگ | رنگ دوران گھڑی مین ہی گھڑیال
ہین کہان عرفی و اسیر و ظہیر | ہین کہان مصحفی و میر و جلال
سینکڑون تاجدار ملک سخن | ایک گردش مین ہو گئے پامال

کارناموں نے دی حیاتِ ابد — نام تا حشر ہو نہ وقفِ زوال
مشفقم مولوی غلام غوث — شہر میں اپنی آپ ہی ہیں مثال
جملہ اطوار قابلِ تحسین — خوش سیر نیک خلق فرخ فال
ذکر کیا کیجیے عبادت کا — ہیں بشر صورت و فرشتہ خصال
واعظ و حافظ و مولف ہیں — حسب دلخواہ ہر ہنر میں کمال
عمل و علم میں یگانۂ دہر — قاف سے قاف تک نظیر محال
یہہ فصاحت - کہ روبرو سحبان — لب کشائی کی کچھ رکھے نہ مجال
یہہ بلاغت ہو معرکہ آرا — بھاگے حسان ہیں سپر کو ڈال
بات ہر اک نبات سے شیریں — کیوں حلاوت کے منہہ سے ٹپکے نہ رال
شکلِ میراب باغ کن فیکون — نخلِ امید پھر ہوا ہے نہال
قالبِ موعظت میں طبع کی روح — پھونک دی پھر بفضلِ ربِ تعال
ہر ہوا خواہ کے لئے کھولا — بابِ باغ جنان بلطف و نوال
ہیں مہیا یہاں لوازمِ خلد — خلد سے کیوں نہ دوں میں اسکو مثال
صاد ہے چشم حور الف قامت — ہر سکون اسکا غیرتِ خلخال
رشک دندان ہے سین میم دہن — با ہے لب اور نقطۂ با خال
زلف پیچان ہے لام نون ابرو — بال افشان ہو دیکھتے ہی وبال
خوانِ نعمت ہے حرف دائرہ دا — ساغر سلسبیل ہے ہر دال

لفظ ہین برگ و بار سطر اشجار | لذتِ میوہ پر ہے معنی دال
جدولین چار سو حصار بہشت | خطِ مسطر ہے چشمۂ سلسال
ید طولیٰ کو کیون کہون طوبیٰ | ہے نہ تشبیہہ فراخورِ حال
سائرون سے ہوا ہسکو بھی گردش | ہے بجا کہئے آسمان تمثال
رو کشِ کہکشان ہین ہین سطور | نقطے انجم ہین دائرے ہین ہلال
حرف کاغذ ہین کیا سفید و سیاہ | صبح عید اور قدر کی ہین لیال
یہہ وہ گلشن ہے سیر خلد یہان | یہہ وہ گلبن کہ سدرہ جسکی ہو ڈال
یہہ وہ مسلک کہ جسکا ہر سالک | پائیگا قرب ایزد متعال
حال حج و زکوٰۃ و صوم و صلوٰۃ | درج ہے اسمین سب تمام و کمال
سینکڑون مسئلے ہین زیب رقم | اور اورادِ ہفتہ و مہہ و سال
ہین مضامین وحدہ و صلِ خدا | ہے بتونکی نہ مدحتِ خط و خال ق
کی ہین پر موشگافیان لاکھون | یون نہ کھینچی کسی نے بال کی کھال
بحر کو کر دیا ہے سبو مین بند | ہے نہ محتاجِ شرح یہہ اجمال
وجد کرتے ہین سنکے اہل سخن | نثر ہے یہہ اثر مین سحر حلال
اس قمر وش کا مشتری ہو وہی | جسکا طالع ہو نیر اقبال
مومن اس قوتِ جان پہ یون لیکین | جون متنجن پہ کال مین اکال
کیا لکھون ہے قلم زبانِ قلم | کیا کہون ہے زبان ناطقہ لال

کرکے اعدا کا سر فدا فرحت	ق	گو ہے باہر زبان تری ٹکسال
لکھہ یہ ہجری مین فی البدیہ ۔ زہے		عمدہ ہے احسن الموعظ ۔ سال

نظم تاریخیہ توشیحہ تولد برخوردار سعادت نشان عزت آگین محمد حسام الدین طول عمرہ نبیرۂ جناب محمد فرید الدین صاحب ناکمندان المتخلص بہ فرید دام اشفاقہ

۲	ب	بہار ایکی عجب فرحت فزا ہے	ہر اک نخل چمن پھولا پھلا ہے	ہ	۵
۸۰	ف	فضائے گل ہے کیا ہی روح افزا	ضمیمہ ہے بہار خلد جس کا	ض	۸۰۰
۳۰	ل	لب جو سرو سے انگشت بر لب	حقیقت مین سمان ہے طرفہ تر اب	ح	۸
۱۰۰	ق	قرابے مل کے ہین لیے پہوہین یا گل	ہزارون چور نشہ مین ہین بلبل	ہ	۵
۶	و	وضو زاہد کا توڑے سیر گلشن	امنگون پر ہے ہر گلبن کا جوبن	ا	۱
۲	پ	پتا شبو کا کیا دون مین کہ کیا ہے	ید بیضا مین موسیٰ کے عصا ہے	ی	۱۰
۴	د	دم عیسیٰ کی ہمدم ہے صبا بھی	اچانک اس چمن مین روح پھونکی	ا	۱
۸	ح	حیا سے نیچی ہے نرگس کی چتون	سمن ہے تر زبان یک سمت سوسن	س	۶۰
۱	ا	اودھر جو بار اودھر ہے موسلا دھار	می عشرت سے اہل بزم سرشار	م	۴۰
۴	د	دیا قمری کو طوق خط آزاد	ید طولیٰ یہ شادان سرو شمشاد	ی	۱۰
۵۰	ن	نئے گلشن سے تھا مجھکو اچنبھا	کہ ہر کلی غنچہ چٹکر مجھ سے بولا	ک	۲۰
۱۰	ی	یہ نیرنگ اک گل امید کا ہے	وہان وہ گل یہان یہہ گل کھلا ہے	و	۶
۱	ا	اس استبشار سے کچھ ہوکے چونچال	نہین پھولا سماتا دل ہے تا حال	ن	۵۰

۳	ج	جہان کا باغ جب تک لہلہائے		ابھر کر غنچہ یہ بھی ڈہڈہائے	۱	۱
۵	۵	ہوا مرغ خرد فرحت سے گویا		مبارک ثمرۂ شادی بسن ہکا		

مضمون توشیح

بہ فضل حق ہوا پیدا حسام دین کیوان جاہ

قطعۂ فارسی مشمولۂ دہ تاریخ

بہ عشرت گاہ شرف آسمان جاہ	شدہ زیب تولد ماہ طلعت
فدایش باد جان بلبل جان	چہا واشد گل گلزار فرحت
فزون کرد آبروے رشتہ داری	در تابندۂ درج محبت
بہ گردون کمندان چشم بد دور	عروج آفتاب مال و عزت
ملالم رشک شبنم گشتہ گردید	دلم چون مشرق مہر مسرت
سحر گاہم دل از روی دعا گفت	حسام الدین زیبا شان و شوکت
رقم زد بے سر اعدا قلم باد	چراغ دودمان رسال بشاشت
ز روی انبساط از دل شنیدم	سن فرخ بہار و باغ فرحت
شود تا مہر نور افشان فلک گفت	بود تابان سنش این ماہ زینت

سروشم گفت فرحت سال مسعود

مبارک مہر گردون سعادت

ایضاً اردو

بفضل میرے باغ عالم بر شجر الطاف فخر آدم
وہ چاند مکھڑا۔ وہ رنگ نکھرا وہ قد رعنا۔ وہ مہر سیما
گہر ہے دندان تو لب ہے مرجان بھی نمکدان تو خط ریحان سے
وہ چشم میگون ہلال ابرو۔ وہ زلف پر خم۔ وہ مشک گیسو
جبین منور ہے یا سمن بر دہن گل تر ہے خال اختر
حیات و دولت۔ بلند ہمت کف عنایت شکوہ و شوکت

گل ایک گلزار آرزو کی شرف مین سو رنگ سے ہے پہولا
بہت خوش آتا ہے۔ دل لبہاتا ہے گل کا پودا ہے یک بہبوکا
یہ جنس عزت وہ کان دولت۔ یہ بہ لذت۔ وہ خضر گویا
ہے عین عشرت کلید فرحت ہے دام الفت مسرت افزا
ہے درخشان مسرت جان خوشی کا سامان چراغ گہر کا
ہو روز افزون شو گل گردون ہو رشک جیحون ہو مثل دارا

ہوئی جو فرحت کو یہ بشارت تھی جستجوئے سن لب شاشت
کہلا گل باغ آرزو۔ سال۔ بلبل دل چہک کے بولا
۱۳ ۲ ۴

قطعہ اردو مشمولہ دہ تاریخ

اب نسیم فضل سے فصل کی
ہے فضا اسکی نہایت جان فزا
کردیا دل کو غنا دل نے فدا
بام پر اس پارۂ دل سے گمان
رو برو جس کے ہے مہ بیتاب ہے
لب سے غنچے کے یہ نکلا وقت سیر

گل کھلا باغ شرف مین کیا عجیب
باغ فرحت مین ہوا پودا عجیب
غنچۂ نو یہ کھلا ہے کیا عجیب
چرخ پر روشن ہو مہ پارا عجیب
کیا ہی تابان صبح کا تارا عجیب
نخل شادی۔ سال پہلا یا عجیب

کیون نہو خوش - آج ہے پیدا ہوا	دل حسام الدین عشرت زا عجیب
دل کو یہہ بھاتا کیون کو وہ ک ہے سال	ماہ رخ گلفام مہ سیما عجیب
چشم انجم جس سے خیرہ - وہ دوام	ہو مبارک شرف دین لڑکا عجیب

فرحت اب با صد طرب سال خیر

لکھہ - کہ حق نے طفل یہہ بخشا عجیب

قطعۂ مشمولہ سیزدہ تاریخ

بحمد اللہ رونق بخش دنیا ہے حسام الدین
ہوے شیرین بیانی سے جو مرغان چمن نادم
چمن مین یک نظر با صد طرب دیکھہ اسکو سوسن نے
عجب کیا جد امجد کیطرح گر ہو یہہ موزون طبع
جبین پر کوکب اقبال تابان دیکھہ وایہ نے
ہے دونون کو حصول اسکی بیدو دولت صحت
اعزا کو کریگا استعانت از سر الفت
لگا دامان مقصد ہاتھہ جب سن یوسف دل نے
نظر بھر جسنے دیکھا با طرب بے ساختہ بولا
تبسم کر کے غنچے نے کہا دیکھہ اسکو گلشن میں

ہو سب حضار کو روشن چراغ دودمان یہہ ہے
کہا سن کیا ہی رشک عندلیب گلستان یہہ ہے
کہا اب واہ کیا رشک بہار بوستان یہہ ہے
یقین ہے سال فرخ نکتہ سنج و نکتہ دان یہہ ہے
کہا با صد طرب اب ایک چہرہ فخر و شان یہہ ہے
کہ نقش جان مادر ہے پدر کا حرز جان یہہ ہے
عصا پیری کا ہے طاقت فزای ہر جوان یہہ ہے
عزیزو کہدیا مصر شرف کا کاروان یہہ ہے
یقین بلبے سن اسکا جنت آرا روح روان یہہ ہے
کہ گلزار جہان مین سن بہار بیخزان یہہ ہے

برآئی جب تمنائی دلی باصد خوشی دل نے — کہا سن واہ ہجری کام بخش و کامران ہے یہ

کمیتِ عمر ہوں ہمگام جولانگاہ محشر تک — کہا عیسیٰ نے اب اک خضر کا ہی ہمعنان ہے یہ

تھی جسدم جستجوی تحفہ تاریخ فرحت کو
بشاشت نے کہا دل سے دم نقد ارمغان ہے یہ

قطعہ مشمولہ شانزدہ تاریخ

شکرِ حق واہ یہ قصرِ شرفِ گردون جاہ — جلوہ گر جو ہوا لڑکا ہے وہ یک مہ تمثال

یہ وہ پودا کہ جواب لائیگا ثمرِ دولت — یہ وہ ہے نخل ہوا باغ دل اب کیا ہی نہال

حال تولید کا کیس رشک ثریا کی لکھا — چرخ قرطاس ہین یان دائرے ماہ شوال

خویش احباب ہین سب محو طرب جسکے سبب — باغ امید کا کیا ہی ہے یہ سبز آج نہال

کیس خوشی کا مین جواب حال لکھا کرتا ہون — دور خاطر سے ہوا اب مرا ہر رنج ملال

دل سے یہہ نکلی بثروت ہو حسام الدین دعا — کیا ہے یہہ گلبدن و نیک سیر نیک خصال

ہو سر بدر تصدق ہے یہہ نیکو اختر — بولی جان دل سے ہے کیا ہی پسر فرخ فال

شکلِ گل آج ہو پھولا نہ سمایا فرحت — ہوا اظہار نیا یک گلِ امید ہے سال

ایضاً

خدا کے فضل سے جسدم فرید عصر کو پوتا — ہوا پیدا وحید دہر و نیک اطوار و فرخ فال

یہانتک دل تھا مصروف اشترا ہین جشن عشرت کی — گمان تھا ہو نہ عالم مین خوشی کا عید کے دن کال

یہان تک فاقہ مست اب بادۂ عشرت سے ہین جوش — جہان مین ہوگیا ہر چاند خالی کا مہ شوال

ہوا ردلنسخۂ فرحت سے شکوہ ناتوانی کا — کہ ہے طاقت مین رشک زال پیر اب رشک رستم زال

عنادل مدح خوانی کیا کرین اس غیرت گل کی — کہ توصیف زبان مین جسکی سوسن کی زبان ہے لال

بجا ہے اسکو گر گلشن سے دون تشبیہ مین جسکی — رگ گل انگلیان غنچہ دہان سوسن زبان گل گال

درم وصف ملاحت شلہ چھلتا ہے مضامین کا — کہ جیسے چٹپٹے کہانے پہ پکین کال مین اکال

عجب کیا خفتہ بخت اس دولت بیدار سے جاگین — حسام الدین سے آگئے حشمت اس دنیا کی ہے کیا مال

رہین خرسندہ جبتک چرخ پر ماہ و خور و انجم — رکہے تابندہ حق آئے دن اسکا نیر اقبال

نواسا نانا کو دادا کو پوتا باپ کو بیٹا — چچا کو یک بھتیجا ہو جیے۔ لکہا بمبارک سال

ہے رائج سکۂ اقلیم سخن مین گر ترا فرحت — تو ہوگی کسطرح باہر زبان دکنیان ٹکسال

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب عبدالقدوس صاحب فرزند جناب حبیب اللہ صاحب ساکن ترچناپلی

آگیا قافلۂ عیش و طرب — رنج نے کوچ کا بجوا دیا کوس

آج سو رنگ سے پھولا ہے چمن — ہر روش روکش بال طاؤس

فرش گلشن مین بچھا بوقلمون — گل رنگین کے نہ سمجھو ہین عکوس

لہلہاتے ہین گل و نرگس یا — مئ عشرت کے چھلکتے ہین کئوس

سب نواسنج ہین مرغان چمن — رقص مین محو ہین لیکن طاؤس

زاہد خشک ہوے تر دامن
رہنِ مَی کرکے لباسِ سالوس

رونق افزا ہین بصد شان و شکوہ
تخت نوشاہی پہ عبد القدوس

کون کہتاہے ہے جوڑا ہن مول
قیمتِ طوس ہے زرین ملبوس

سلکِ در کرتی ہے صدقے پروین
سیم و زر کرتے ہین قربان شموس

یہہ وہ ہے خسروِ اقلیم کرم
جسکے چاکر ہین جم و کیکاؤس

یہہ ہے وہ خرمن الطاف و نوال
خوشہ چین ایک ہے شاہنشہ روس

دامنِ دل درِ مقصد سے بھرا
کوئی در سے نہ پھرا ہے مایوس

ہووے زوجہ کو مبارک یہہ زوج
ہووے نوشہ کو مبارک وہ عروس

رونق افروزِ جہان ہون دونون
مہ و انجم رہین جبتک محسوس

ایسی کیلین نہ ملے پر نہ سلے
گر پرستان کو بھیجین جاسوس

دل سے فرحت یہ عطارد نے کہا
کتخدا بسن ہوے عبد القدوس
۲۴ ۱۳

قطعہ تاریخیہ توشیحیہ کتخدائی برخوردار عزت و اقبال نشان محمد نور اللہ صاحب کمندان طول عمرہ خلف الصدق جناب اسد اللہ صاحب کمندان ساکن ترچناپلی

۳	ب	بہار آئی ہر پھر پھر بلبلونکی جانین جان آئی		صدائے غنچے چٹخنے کی ہر یا یاہے دم عیسیٰ	ص	۹۰
۴	د	دم رفتار اب باد صبا بھی لڑکھڑاتی ہے		تحیر ہے ہوا کس بادۂ عشرت سے نشہ سا	ت	۴۰۰

عدد	حرف	مصرع	مصرع	حرف	عدد
۴۰	م	نہ کیوں شور طرب کا ہو در ہر سمت گلشن میں	کہ ہیں تسبیح سے مستانہ کہیں ساغر بکف لالا	ک	۲۰
۱۰	ی	دیا نشہ ہر گونشہ نامیہ نے دی آزادی	ہوئی ہر خلق گر سدا اٹھا تا عرش پر جھنڈا	ن	۵۰
۵	ه	ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی اودی اودی گھٹا سر پر	وضو کو شیخ کے کرتی ہے ڈھیلا قلقل مینا	و	۶
۱۰	ی	سوسن از اہل خشک ہے زبان یا	ہیں تر دامنی کا اونکے دامن پر گرہی وصبا	ن	۵۰
۶	و	وفور نشہ سے سر پر اٹھایا باغ بلبل نے	شراب عشق نے اب دل بڑھایا ہے ہزاروں کا	ش	۳۰۰
۱	ا	ہنگیں نوجوانان چمن کی دل لبھاتی ہیں	ہر اک نخل چمن ہے دو ہاتھ جوڑی پر سدا اکڑا	ه	۵
۵۰	ن	نرالا ہی سماں گلشن کا نادر ہے بہار کی	وصال اک رشک بلبل ہے ہوا اک غیرت گل کا	و	۶
۲۰۰	ر	رباب و چنگ و نے نوبت نوبت بجتی ہے ہر سو	ادھر محو طرب ہیں ادھر وقف طرب ہیں ہا	ا	۱
۳۰	ل	لبالب جام و زر ماہ و خور کی کشتیاں کرکے	لگاتار ادھر چہ قربان کر رہا ہے گنبد خضرا	ل	۳۰
۱	ا	اٹھا کر باغبان کنفکان سے ہاتھ کہتا ہوں	ہرا ہر فصل میں ہوا اونکی ہر امید کا پودا	ه	۵
۱	ا	ارادہ سال فرخ کا ہوا جب کلک فرحت نے	لقب کیا عین سے ہو نوشاہ نور اللہ اب لکھا	ب	۲

ایضاً قطعہ تاریخ کتخدائی برخوردار سعادتمند دو جہان محمد عزیز اللہ صاحب کمسن خلف اصغر جناب ممدوح بالقابہ

عدد	حرف	مصرع	مصرع	حرف	عدد
۲۰	ک	کہ دہر ہے دختر نیک اختر رند	ہے نوشہ زیب محفل ماہ تمثال	ه	۵
۱	ا	اٹھا کر جام جم جم دیجے ساقی	بنے تا بزم جم یہ بزم امسال	ب	۲
۱	ا	ابھرتے ہیں شگوفے آرزو کے	کہلائے گل صبا نے طرفہ فی الحال	ک	۲۰
۳	ج	جوانان چمن سب سج رہے ہیں	لو کھلے گل نے غازے سے کیے گال	ا	۱

۴۰	م	میسر طوقِ گردن قمریون کو	ہین پہنے سرو بھی موجون کے خلخال	ہ	۵
۶	و	وہ ہے ناز و نیازِ بلبلِ گل	ابھی شبنم کے منھ سے گرتی ہی رال	ا	۱
۶۰۰	خ	خمِ سنبل پہ سوسن شانہ کش ہے	تو بکھرین انکی پھر زلفون کے کیون بال	ت	۴۰۰
۲۰۰	ر	رداکو کرکے رہن اب دخترِ زر سے	ہوے ہین لب بلب شیخ نکو فال	ہ	۵
۶	و	وصال گل سے بلبل شاد دائم	یہ دولہا اور دولہن ہون جوان سال	ی	۱۰

عطارد نے کہا دل کرکے قربان
کہ اب الحجامہ واختر ہوے سال

نظم تاریخ تو شحیہ کتخدائی جناب محمد ابراہیم صاحب خلف شیخ محی الدین صاحب تاجر متوطن مدراس

ن	نور افشان ہوی پھر صبحِ وصال	ظلمت ہجر ہوی پھر پامال	ظ
م	مشتری آج ہے گل کی بلبل	تاک کی تاک مین ہے شیشۂ مل	ت
ا	ابھر آتے ہین شگوفے صد ہا	رنگ آمیز گلستان ہے صبا	ر
ی	یک طرف قمری و سرو جوبار	خمرِ عیش سے باہم سرشار	خ
ش	شاخ امید ثمر لائی ہے	آرزو وصل کی برآئی ہے	ا
د	دخترِ زر کی سنی جب قلقل	یاد زاہد نے کیا توبہ کا قل	ی
م	مستی بادۂ عشرت سے ہو چور	حمد حق مین ہین نوا سنج طیور	ح
م	موسلا دھار برستی ہے گھٹا	دور مین ہے می فرحت افزا	د

ا	اس اچنبھے سے ہوا جب حیران		بند تھی کھل گئی سوسن کی زبان	ب
ر	رشک گلزار ہے یہ دیر قدیم		آج نوشاہ ہوا ابراہیم	ا
ہ	ہے یہ وہ جس سے فلاکت نابود		یہہ ہے وہ جس سے عنایت کو وجود	ی
م	مرد میدان حمایت ہے یہہ		صاحب جود و سخاوت ہے یہہ	ص
ا	ان نویدون سے ہوی جان خرم		حسرتین دل کی بر آئین پیہم	ح
ب	بزم گردون مین ہوتا مہ گردان		دور ہو جام محبت کا یہان	د
ا	اب ہو محذوم نکیونکر دل شاد		شاہ نو آج ہوا ہے داماد	ش
ف	فیض یاب آپ سے ہے اک عالم		آپ ہین بحر سخاکان کرم	ا
ق	قلم سحر نے لکھا فی الحال		ہوا وصل مہ و خورشید ہے بسال ١٣ ہ ٢٦	ہ

قطعۂ تاریخیہ توشیحیہ کتخدائی جناب مولوی محمد سعید صاحب قریشی خلف جناب مولانا مولوی غلام علی صاحب قریشی المتخلص بہ ناظم ساکن حیدراباد

٢	ب	بہار پھر آگئی چمن مین خوشی سی بلبل چہک رہی ہے	نہال امید پھر پھلے پھولے باغ کے ہر روش پہ مستان	ن	٥٠
١٠	ی	یکایک اٹھی ہین چہار طرف سے گھٹائین پیارے رہی ہے	منڈیر پہ مور ناچتے ہین تو کویلین کوکتی ہین ہر جا	م	٤٠

چمن میں بلبلو کس رشکِ گل کی آمد ہے — ہوا ہے طائرِ رنگِ گل آج جون شبنم

رُخ و زبان سے ہین شرمندہ کیسکے سوسن و گل — کہ صمّ و بکم کا طاری ہے دونون پر عالم

ہین شاہ آج محمد سعید تخت نشین — کہ جسکی نوبتی شاہی سے جم کی کچہ ہنین کم

نثارِ سہرہ کیا کان در ثریا نے — فدای رخ مہ و خورسیم و زر کرے ہین بہم

ہے شمع بزم سے خورشید و ماہ کا دہوکا — کچہ آسمان سے کو ٹھیکا کم ہنین خم و چم

پہسے جاتے ہوئے چار سو پری رو ہین — سمان ہین حور وشون سے ہے کوچہ کوچہ ارم

ہے روز غیرتِ عید اور شب برات ہر رات — زمانہ وقفِ طرب محوِ عشرت اک عالم

بسی جو شادی الم ہو گیا عدم آباد — ہم آشیانہ عنقا ہے آشیانہ غم

مبارک اور سلامت کی دہوم ہے یکسمت — ملاتے اہلِ طرب یکطرف ہین زیر او بم

می نشاط سے سب فاقہ مست ہین مخمور — گدا کے کاسہ پہ سبکو گمانِ ساغرِ جم

وہ نعمتیین ہین مہیا کہ بو اگر سونگھے — تو لائے برہمن اسلام چھوڑ دیر و صنم

نہ کر سکیگا کوئی مفلس و غنی مین تمیز — ہے خاص و عام کیا ایک اسکا لطف اعم

حبیب حق کو سلیمان شکوہ کیونکہ کہون — ہے ختم اسپہ کرم اوسکو ملگیا خاتم

خدیو مصرِ شرف نام ہے غلامِ علی — کہ رشکِ قیصر و دارا و جم ہین جسکے خدم

عجب وہ ملک سخن کے ہین ناظم و ناسق — کہ جسکے نسق سے منسوخ ناسخانِ اقم

خدا کرے وہ عروسین مین ہو آمیزش — ہو جیسے شیر سے آمیختہ شکر باہم

فلک پہ دور مین جبتک ہو آفتاب کا جام — می نشاط سے سرخوش ہون دونون اور خرم

سن سعید سے انبساط سے فرحت
نکاح ابن غلام علی ہے زیب رقم
۱۳۱۲

قطعہ تاریخ در تہنیت نکاح خوانی نیر آسمان عزوجاہ جناب شاہ محمد صفی اللہ صاحب قادری نقشبندی خلف الرشید مہر سپہر جاہ جلال رونق بزم فضل و کمال حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ محمد رحمۃ اللہ صاحب قادری نقشبندی مرحوم و مغفور

مژدہ ای دل کہ بہار آئی ہے پھر گلشن میں — گل کے پہلو میں اڑاتی ہے مزہ بلبل آج

ہر روش پر ہیں گل و سوسن و صد برگ کھلے — کہیں یاقوت جڑے ہیں کہیں نیلم پکھراج

دخل اس محفل شادی میں ہے کس نوشہ کا — کہ جنہنے غم کو دیا آفاق سے حکم اخراج

بزم عشرت ہے یہ کس اہل شریعت کی کہ یہاں — ساری بدعات سے ہر ایک کا کارہ ہی مزاج

گرہیں سامان طرب نکدہ شرع میں ہیں — طاق سنت پہ دھرے جملہ مزامیر ہیں آج

جسکو سو جان سے کل اہل طرب نے تھا لیا — بکتی ہے کوڑیوں کو آج وہی شہنی عاج

کیوں نہ دارین میں ہو تارک بدعت کو عروج — اوسکے صدقے سے ہوا عرش پہ جسکو معراج

کل خریدیگا وہی باغ جنان خالق سے — آج دیتا ہے جو یہاں اسکے سنت کو رواج

محفل دہر سے کی ظلمت بدعت کافور — رحمۃ اللہ جو ہے بزم شریعت کا سراج

ہے اسی شیخ مکمل کی کرامت کا ظہور	نعمتین خلد کی دنیا مین میسر ہوین آج
زوج و زوجہ کے پھلین پھولین نہال امید	یارب از عون شہ مرسل و آل و ازواج

جستجو سال کی فرحت جو ہوی دل نے کہا
جب سنت ہوی شادیِ صفی بارے آج

عرضی بگزارش حال پر ملال دوست فرخ فال سعادت ولیاقت نشان مشفقی مکرمی محمد غلام غوث صاحب خان بخدمت جناب شیخ محی الدین صاحب خان بہادر جاگیر دار بنگلور

المدد ای سبب راحت جان عالم	تشنہ لب ہون صدف آسا مین تو نیسان کرم
ناقہ مست آج ہین مست می عشرت تجہ سے	کاسۂ درویش کا اس دور مین ہے ساغر جم
کشت امید خلائق ہوی یکسر شاداب	جب لگا تار برسنے کو ترا ابر کرم
خوشہ چین سینکڑون تیرے ہین امیر اور فقیر	پر تری ذات سے اک خرمن الطاف اعم
تو وہ خورشید کہ چمکی جو شعاع اکرام	باغ دنیا سے اڑا ریخ برنگ شبنم
بجھگیا لطف کا ڈنکا زسمک تا بسماک	ہے بجا بحر سخا کہئے تجھے ابر کرم
کال ہین تیر حوادث سے ہوے جو گھائل	زخم دل پر اونہین بخشش کا لگایا مرہم
کیا عجب ہون ترے احسان کے زندے مرہون	جب پہنکر ہوے ممنون کفن اہل عدم

دستِ بخشش ہے ترا غرق عرق ہی جیون
انگلیان لطف مین ہین رو کشِ شاخِ تسنیم

دس کی جا سو دئیے اور سو کی جگہ بخشے ہزار
کسقدر جوش پہ ہے واہ ترا بحرِ کرم

مردِ میدانِ سخا تجھکو نکیون کر کہیے
آگے بخشش کے تری خان ہین حاتم

تجھ سے جان پائی یتیمون نے بجد وسعت
تجھ سے امداد اسیرون کو ملی ہے پیہم

آج کل سے یہہ نہین بندۂ درگاہ ترا
آگے ہمت کے تری چرخ ہے پشت بخم

دین و دیندار عجب کیا کہون تجھسے زندہ
محی الدین ہے ترے نام کا جزوِ اعظم

کیون پھریگا کوئی سائل ترے در سے محروم
غیر ممکن ہے تجھے ممکن و ہر لا ہے نعم

کھولکر ناخنِ ہمت سے گرہ ہر دل کی
خلق پر کردیا آسان ہر اک کارِ اہم

وعدہ وہ کیا ہے کہ جسکو نہ کیا تونے وفا
راسخ اقرار ترا اور ہے وعدہ محکم

مدرسے کیلئے واثق تھا قرارِ امداد
چشم ہے ہوگا اب ایفا ز رہ لطف و کرم

قابلِ حصر نہین جب ترے اکرام و نوال
کب ہے ممکن کہ ترا وصف بنے قیدِ قلم

ختم کرتا ہون دعا پر مین سخن اب تجھکو
خضر کی عمر ملے کرّ و فرِ قیصر و جم

قطعۂ تاریخ تعمیر مدرسۂ دبستان رحمت واقع بلدۂ تجاور مشمولۂ پانزدہ تاریخ

سعیِ جنابِ قادرِ ذی اقتدار سے
بن ٹھیک کے ولپذیر ہوا جب دیارِ علم
١٣ ھ ١٨

رضوان نے دی وہیں یہ ہوا خواہ کو نوید
باد خزاں سے دور ہے جاؤ بہار علم

پھر خلق نے کہا سر اعدا کو کاٹ کر
ہو وہ اگر نیام سے ذو الفقار علم

آؤ عزیزو علم کی دیکھتے ہو آشیان
یہ جا ہی باد تار سے حاجت برار علم

دربان کو اس نے صاحب دربار کر دیا
دادار کے ہے فضل سے قادر یہ دار علم

جو خوشہ چین تھے مالک خرمن ہیں آجکل
اپنا ہیں کہ ہیں اون سے بہ بار دار علم

بے برگی کا نہ کھا غم اگر شوق ہے تہیں
کچھ شاق بار یابی ہے آشنا خسار علم

تعلیم یافتوں کا ہے اب عرش پر دماغ
وہ اس زمین سے ہے بڑا اقتدار علم

منزل پہ پہونچے سیکڑوں طالب یہ درسے
اک بن گیا سرای سر رہگذار علم

عرق عرق جو رہیں نیسان ہے اشکبار
کیا ہے بہار درج در شاہوار علم

اس رنگ سے ہو کیوں نہ زمانیکا ایک رنگ
یہ ہے وہ رنگ جمعیت انتشار علم

دیکھے سے شعلہ شوق کا ہوتا ہے مشتعل
کس سنگ میں نہ اسکے چھپا ہو شرار علم

یکجام ملیگی دو عالم کی کیفیت
آ۔ اب پیگا ہے یہ سرای خمار علم

جاہل کو عالم اور کیا عالم کو منتہی
اللہ۔ اس کے ہاتھ ہے کیا اختیار علم

فرحت اس آستان پہ سر آسمان ہے خم
عالی وقار وہ ہوا دار القرار علم

قطعہ تاریخ توجیہ در مدح مشفقی مکرمی جناب سید قادر بادشاہ

صاحب کلکٹر اکبر بانیِ مدرسۂ دبستان رحمت واقع تجاور

ج	جہان ہین کوئی کری ہمسری کا کیا دعوے	نہو جب کہ ممدوح کا عدیل ونظیر	ن
ا	اگر مین ماہ سے تشبیہ دون اسے ہے خطا	برابر اسکی ہے تنویر پر نہین تصویر	ب
س	سعادت ابدی کا یہہ مستحق ہو نہ کیون	یدِ کرم سے ہین جسکے نہال امیر وفقیر	ی
د	درم کی قدر کو ہمت نے یون کیا پامال	قدم سے فلس کو ماہی کے جیسے ماہی گیر	ق
ا	اگر ہو بحر سخا جوشزن تعجب کیا	دوام اشکِ ندامت بہائے ابر مطیر	د
ر	ریاضِ داد وستد کا ہے یہہ گلِ نورس	بہار مین کبھی اسکی ہوی نہین تغییر	ب
ا	اسی سبب سے مسمی بہ بادشاہ ہوا	دیار قدرت وہمت کا ہے یہ عالمگیر	د
ش	شرف۔ نوال ولا خلق۔ ورع۔ زہد وعطا	انہین اصول وعناصر سے ہو گیا تخمیر	ا
ہ	ہے ہمسری کے سزاوار کب کوئی ہمعصر	صدای طبل تھی شہرۂ امیر کبیر	ص
ا	اہم تھا کام جو ایجادِ مدرسہ کا۔ کیا	حصول کرنی تھی خوشنودیِ خدای قدیر	ح
ب	بفضل حق ہوی تعمیر وہ عظیم الشان	درود پڑھتے ہین قدوسیان چرخ میر	د
ا	اب التجا ہے خدای قدیر تجہ سے مدام	ق محمد عربی ہین جو شاہِ عرش سریر	م
ا	اوسی نبی مکرم کی یمن سے ہو حصول	لزوم عشرت ممدوح جیسے شکر وشیر	ل
ط	طویل عمر ہو دولت ہو اسکی روز افزون	اور انجم افقِ علم دین ہو اوج پذیر	ا
ف	فلک سے خواہش تاریخ جب ہوی فرحت	ہے سال آئی ندا بمیال ہے تعمیر [١٢٨١]	ہ

مضمون توشیح۔ جناب سید قادر بادشاہ صاحب دام الطافہ

عرضی بحضور لامع النور ثریا جاہ گردون بارگاہ جناب نواب غلام محمد علی خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی پرنس آف ارکاٹ دام اقبالہ از جانب بندہ نیاز آئین محمد نور الدین صاحب خلفِ جناب منشی محمد عظمت اللہ صاحب مرحوم و مغفور بدرخواست خدمت موروثی

اگر معاف ہو گستاخیٔ سخن سازی
حضور شہ مین بصد عجز ہے یہہ عرض فقیر

فسردہ دل کو ہوا کنج غم نصیب اکدن
کہ رنج گردشِ گردونِ دون تھا دامن گیر

ہجوم یاس وہ چھلتا تھا شانہ سے شانہ
امید کی کوئی چلتی نہ تھی وہان تدبیر

جگر کے نالہ سے آنکھون کے جاگ اٹھے سوتے
ادہر کڑکتی تھی بجلی اودہر تھا ابر مطیر

سلام کے لئے آتی تھین حسرتین لاکھون
کہ دمبدم میری حالت مین دیکھکر تغیر

کمان تھا ضعف سے قد تارِ اشک تھا چلہ
خدنگ درد والم تھے دل و جگر نخچیر

کہا یہ دل نے مرے حالِ پرملال کو دیکھ
عبث ہے فکر ترا بے سبب ہے تو دلگیر

یہ کسکا عہد ہے، ہے کون معدلت گستر
کدھر شعور ہے ای بدتمیز بے توقیر

یہ وہ عزیز ہے زہے اکسیرِ راہ غلام | یہ وہ خدیو کہ رشکِ فلک ہے جسکا سریر

یہ وہ دبیرِ عطارد ہے بندہ ہے دائم | یہ وہ امیر کہ ہے مشتری اک ادنیٰ شیر

یہ ہے وہ خرمنِ فیض اک خوشہ چین ہے دنیا | یہ ہے وہ ابرِ کرم سبز کشتِ جانِ حقیر

یہ وہ خلیق کہ مخلوق جس سے ہیں خرم | یہ وہ شفیق کہ آسودہ ہیں یتیم و فقیر

ہیں جس کے نام کے اجزا محمدؐ اور علی | کرے وہ حل تری مشکل بفضلِ ربِّ قدیر

ہے جسکے عہد میں پانی کا پانی دودھ کا دودھ | کوئی نہ عدل میں اسکا ہے اب عدیل و نظیر

جب ایسا عقدہ کشا شاہِ وقت ہے تیرا | تو کس لئے ہے ہر آن بندِ رنج و غم میں اسیر

تو یہ سمجھ کے یہ دل خستہ ہو گیا خندان | برنگِ گل کہ گل اب کیا کھلاتی ہے تقدیر

تھے صدقہ خوار اب و جد زمانہ سے محروم | رکھی ہے کس لئے میراث سے مجھے تقدیر

نفور اک قلم اہلِ قلم ہیں از و زون | حضور میں ہوئی بندہ سے ایسی کیا تقصیر

اگر خطا بھی ہو چشمِ عطا ہے مجھکو کہ ہے | خطائے خورد و عطائے بزرگ قولِ شہیر

ترا وہ عدل کہ اک گھاٹ پانی پیتے ہیں | گوزن و شیر بہم دونو ہو کے شکر و شیر

بیک التفات سے زردار ہو گئے لاکھوں | نظر میں ہے تری اکسیر سے فزوں تاثیر

نہ خانہ زاد ہے خواہانِ ملک و جاہ و حشم | خلف کو جائے سلف گر ملے تو ہے جاگیر

عیاں ہے سرّ و علن ہے فضول طولِ سخن | کہ تیرا روکشِ جامِ جہاں نما ہے ضمیر

میں اور ثنا تری چھوٹا منہ اور بات بڑی | گر ایک عمر کہوں ہو ادا نہ عشرِ عشیر

دعا یہی ہے کہ حق رکھے دور باطل سے | بہ یمنِ حیدرِ کرار و شبر و شبیر

نور بخش فلک ماہ و مہر ہوں جبتک
زیب سجادہ و حشم زیب بخش تاج و سریر

ہے یہ قطعہ کیوں نہ نور دین کا نیر سجت
ہے چرخ لطف کا ممدوح ایک بدر منیر

قطعہ تاریخ سجادہ نشینی مجمع الحسنات منبع البرکات مصطفی سیرتی جناب مولانا مولوی شاہ محمد حبیب اللہ قادری النقشبندی دام برکاتہٗ ساکن ترچناپلی

شکر للہ والا جاہ کے سجادے پہ آج
رونق افزا مشفق ذیشان حبیب اللہ ہیں

شمع بزم خاندان ہیں افتخار دودمان
قابل و فاضل ہیں عارف اور حق آگاہ ہیں

بھائیوں میں سارے یہ رکھتے نہیں اپنا نظیر
آسمان جاہ کے انجم ہیں وہ یہ ماہ ہیں

علم و فن خلق و مروت میں ہیں یکتائے زمان
روبروئے حلم سارے کوہ رشک کاہ ہیں

یکجا دو جانشینوں کا پتا چلتا ہے آج
برج حرمت کی کشاکش میں زحل اور ماہ ہیں

فیصلہ انکی خلافت کا کیا خود شیخ نے
ایک وہ کیا جسکے شاہد سب گدا و شاہ ہیں

اہل باطن بھی سبھی کہتا ہوں حق ڈنکے کی چوٹ
چھوڑ کر بھٹکیں جو راہ حق کو وہ گمراہ ہیں

سچ اگر پوچھو تو جھوٹا اونکا دعوی ہے مگر
لائینگے خاطر میں یہ۔ عاقل وہ خاطر خواہ ہیں

دونوں فرقے صادق و کاذب کہیں ہر قوم میں
لایق صد آہ وہ یہ قابل صد واہ ہیں

جنکو طلعت امتیازِ حق و باطل کا ملا	دین و دنیا مین وہی لوگ اہل عزّ و جاہ ہین
خوف کیا ہی انکو جو چلتے ہین سیدہی راہ پر	ٹھوکرون سے دور ہون رو رہے جو سدِّ راہ ہین

کہدیا فرحت سر شش عیب نے سال سعید
جانشین رحمت اللہ رہ و مجیب اللہ ہین
۱۳۲۵ ھ

قطعۂ تاریخ انتقال پر ملال عارج معارج فضل و کمال ناہج مناہج جاہ و جلال مربع نشینِ چار بالش شریعت نیّر اعظم آسمانِ طریقت مقبول بارگاہ رسول الثقلین حاجی حرمین الشریفین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رحمت اللہ صاحب قادری النقشبندی رحمت اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ ولی اللّٰہی متوطنِ ترچناپلی

حیف چون شیخ زمان رخت سفر بست از جہان	گنبدِ خضرا ندو دِ آہ مردم شد سیاہ
نور چین از لمعۂ ارشاد ابنای زمان	مہر عالم تاب او بود اینہمہ سیّار و ماہ
واقفِ رازِ حقیقت کاشفِ اسرارِ حق	ہادیِ راہ طریقت رہبر گم کردہ راہ
گوی سبقت بردہ از مردانِ میدانِ شہود	او عزیز مصر عرفان بود و ہمعصران سپاہ
خاک را منسوب با افلاک گر سازم خطاست	رو بروی کوہِ علمش علم عالم پرِّ کاہ

تارکِ بدعت شدہ در راہِ سنت زد قدم	ہمچو آبا داشت با اہلِ شریعت رسم و راہ
آرزومندانِ دہر از صیدِ مطلب بہرہ یاب	حبذا دست و عا شد ناوک آماج گاہ
از عنایاتِ خدا صد شکر قبل از رحلتش	جانشینِ جد و آبا شد حبیب اللہ شاہ

کلکِ فرحت از مداد اشکِ حسرت زد رقم
سن جنابِ رحمت اللہ واصلِ حق شد بہ جاہ

رقعہ تقریبِ نکاح دختر جناب یعقوب خان صاحب تاجر در صنعت توشیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہست گل گلشنِ راز قدیم

گ	گذشت فصلِ خزان موسمِ بہار آمد	رمید بیم بہ نخلِ امید بار آمد	ر
ق	قبای چست سہی زیبِ جسم خود کردہ	بشوقِ نغمۂ قمری بجوی بار آمد	ب
و	وجود لالہ بگلزار ریخت رنگِ طرب	لباسِ سبزہ بہ سبزہ خضر دار آمد	ل
ا	اسیرِ گل شدہ در دامِ الفت سنبل	فدائی گل و گلزار صد ہزار آمد	ف
ت	ترنم طرب انگیز و رقصِ بادِ صبا	دم سحر بہ گلستان چہ خوشگوار آمد	د
ز	زہے نشاط بہ پہلوی ماست شیشہ و جام	ہمین بس است صغیر و کبیر کار آمد	ہ
ی	یراق عشرت و سامانِ عیش و ساز نشاط	عدوی شیخ کہن سال بو دیار آمد	ع
ز	ز فضلِ حق گل عقدِ نکاح بنت حقیر	درای خار بہ گلدستۂ قرار آمد	د

ش	شریکِ بزم شدہ محروم ز اکلِ طعام	رہین لطف کئی عرض امیدوار آمد	ر
ف	فدائی فیض اتم گشتہ در جہان سلام	بخوان سورۂ سلطان ذوالوقار آمد	ف
	مضمون توشیح - ع -	کر شمول انتشہ ہے عز و شرف	

رقعۂ ولیمہ کتخدائی عبدالجلیل در صنعت توشیح

و	وقفِ سپاس حق ہیں جوانانِ باغ دہر	لاہا ہے شہنہالِ امل بے عدیل آج	ل
ی	یک سمت طائرانِ چمن نغمہ سنج ہیں	سنائی دل کی ایک طرف قال و قیل آج	م
ہ	ہر فاختہ مست مستیِ انبساط ہے	عالم پہ کیا ہے رحمتِ نعم الوکیل آج	ع
ب	بادِ صبا سے غنچہ سناتا ہے یہ پیام	کے مژدہ ہے ولیمۂ عبدالجلیل آج	و
ا	امید ہے جناب معلیٰ سے بعد شام	لا کر قدم کرم کی لگائیں سبیل آج	ل
ج	جو ما حضر ہے کرکے تناول بصد طرب	لطف و کرم کی مجھکو دکھائیں دلیل آج	ل
ی	یک عمر تک رہونگا میں منت کش آپکا	لاریب اپنے عہد کا ہوں میں کفیل آج	ل
	مضمون توشیح - ع	ولیمۂ عبدالجلیل	

رقعۂ تقریب نکاح دختر جناب عبدالعزیز صاحب ٹیلگراف انسپکٹر در صنعت توشیح

ز	زہے عشرت بفضل نخل بندِ گلشن امکاں	سے ہر امید کا پودا ہرا کچھ پھولا پھلا	ہ

ی — یہ اعجازِ کلیم اس فصلِ گل میں ہی نظر آیا / عصا ہر شاخِ شبو ہے گلِ شبو ید بیضا — ع

ز — زِ جامے پہ صرف اترا رہی ہے کب گلِ خود رو / ترنم سے عنادل نے بھی ہر دور آپکو کھینچا — ت

ہ — ہوا ہمدم دمِ عیسیٰ کی ہے ہر باغ میں چلنے / وفورِ لطف سے غنچوں کو چٹخا کر کیا گویا — د

ن — نمو کو دی ہے طاقت اسقدر گردستِ عابد سے / اگر تسبیح کا دانہ ہو نخلِ بارور پیدا — گ

ر — رفو چکر ہے زہدِ شیخ اسکے شورِ قلقل سے / روا ہو کیوں نہ رہن مل ہو اقل آج تو بکا — ر

و — وصال اس قامتِ زیبا کا بہایا کیا ہی قمری کو / نیا جوڑا جو دھانا پہنکر سروِ سہی نکلا — ن

ق — قدِ رعنا پہ نیے ہیں عروسانِ چمن نازاں / فدا انداز پر ہیں طایرانِ خوش نوا صدہا — ف

ز — زبانِ گل فشاں پر سوسن اپنی آپ ہے خنداں / امنگوں پر جوانی کی ہے اپنی نسترن پہولا — ا

ی — یراقِ عیش و سامانِ طرب ہر جا مہیا ہے / ہی عشرت سے سرخوش گل ہیں بلبل گل پہ ہے شیدا — م

ح — حیا کی نیچی نظریں بھا ہیں جب نرگس کی شبنم کو / فضا پر ہو کے مائل دل میں اسکے گھر کیا اپنا — ف

ل — لگا بیڑا اٹھانے وصلِ گل کا آج ہر بلبل / عزیزو گل کھلیگا کل نکاح بنت احقر کا — ع

ش — شریکِ بزمِ عشرت ہو کے وقتِ صبح بندے کو / رہین لطف و احسان کیجیئے گا ای کرمفرما — ر

ت — تناول کر کے ما حاضر برنگِ گل کہلائیں دل / رہوں جوں غنچہ ممنون اوس نسیم عشرت افزا کا — ہ

مضمون توشیح ع / زہے عزت ہو گر رونق فزائے محفلِ عشرت

رقعہ تقریب ولیمہ فرزند جناب محمد یوسف صاحب تاجر و صنعت توشیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے گل گلدستۂ لطف کریم

ج	چمن چمن ہے معطر آج ابر فضل کریم	شراب عیش سے ہر اک نہال ہے سرشار	ش
م	ملا شگوفہ کو نطق اور گل ہوئے شنوا	ہوئی ہے باغ میں اعجاز عیسوی سے دوچار	ہ
ی	ید کلیم ہیں پایا ہے عصای باغ نعیم	ترنگ بڑھ کے ہوا شاخ نرگس گلزار	ت
ش	شمیم طرۂ سنبل کہیں ہے مشک فشان	رواں چمن میں کہیں ہے نسیم عنبر بار	ر
ی	یہ پر بہار ہے گلشن یہ جان فزا جوبن	فدا عنادل خوشگو ہر ایک گل پہ ہزار	ف
ف	فضا ہے باغ کی بہتی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا	رواق نیلی سے جھڑتی ہے ننھی ننھی پھوار	ر
م	مے نشاط سے ہیں قمریاں ادھر سرخوش	ادھر سہی مے عشرت کا کھینچتا ہے خمار	ا
ی	یہ ہے وہ بزم جہاں دعوت ولیمہ آج	نیاز مند کے فرزند کی ہے پائی قرار	ن
گ	گر آپ کر کے کرم بہر اکل ما حضر	یہاں طلوع ہوں بعد غروب ای مہ آثار	ی
ا	ادا کرونگا تہ دل سے شکر احسان کا	پی نثار ہیں جان و دل نیاز شعار	پ
	مضمون توشیح ع۔	چشم ہے تشریف فرمائینگے آپ	

رقعۂ تقریب نکاح دختر جناب عبد الرؤف صاحب نائب در صنعت توشیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہست گل باغ کلام قدیم

مع حروف مصرع اول			مع حروف مصرع دوم
ا	امنگ پر ہے عشرت کا یک جہاں کو خمار	لگا یہ تار برسنے امڈ کے ابر بہار	ل

م	مثالِ سبزۂ نوخیز گر شبیہ چمن	کہیے خیال کے مانی سے ہو خطا پکار	ک
سکرل	لکھے جو خامۂ اندیشہ حالِ نغمۂ مرغ	فزون صریرِ یہ ہو نطقِ داستان ہزار	ف
ع	علاوہ غنچہ کے خلوت کدہ مین یہ نکہت	نہ ہو حجلۂ عروسی کا یون نہ عنبر بار	ب
د	دمِ صبا مین ہے اعجازِ عیسوی جس سے	ابھر کے دم مین کھلی چشمِ نرگسِ بیمار	ا
ل	لبھاتی ہے دلِ عالم کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا	رہا ان فزای ہر اہلِ طرب ہے رنگ بہار	ر
و	وصالِ بلبل اودھر گل سے بنتِ احقر کا	فروغ بخش ادھر ہے نکاحِ عشرت بار	ف
ت	تناول آکے کرین ماحضر اگر دمِ صبح	امید ہے کہ کرم سے ہو ذرہ مہر شعار	ا
ج	جو حرفِ ہر سرِ مصرع بصنعتِ توشیح	رقم کرین تو مکلف کا ہو پتا اظہار	ر

قطعہ توشیحیہ تاریخیہ کتخدائی مہر سپہر جاہ و عزت نیر برج سعادت و لیاقت مصدر اشفاق مظہر اخلاق مجمع فروع و اصول مشفقی مکرمی غلام رسول صاحب بی اے صدر مدرس ٹریننگ سکول مدراس

۶	و	وفور فضل میراب جہان سے	امنگون پر ہے گل کی فصال اسال	ا	۱
۵	ہ	ہوای باغ یہ رکہتی ہے اعجاز	مسیحا کے دہن سے گرتی ہے رال	م	۴۰
۵	ہ	ہے قمری سرو پر گرمِ ترنم	وصالِ گل سے بلبل فارغ البال	و	۶
۱	ا	ادا سے مسکراتے ہین شگوفے	خوشی سے کھولکر ہنستے ہین گل گال	خ	۶۰۰
۴۰۰	ت	ترشح ہے گہٹا سے نے ہے مے ہے	رفاہ بزم جم آگے ہے کیا مال	ر	۲۰۰

۵	٥	ہوا خواہان گلشن کا یہ جمگھٹ	وفور شادی یقین انجم پہ ہے دال	و	٦
۱۰	ی	یہان ہوتا ہی آج اک غیرت ماہ	اسیر دام عشق مہر تمثال	ا	۱
۳	ج	جناب جیلو ذیشان کو داماد	انکو کہا ہو مبارک اونکو فال	ا	۱
۱۰	ی	یہ ماہ و مشتری تا دور خورشید	کرین عشرت رہین باجاہ و اقبال	ک	۲۰
۳	ج	جوانی کا چمن یون لہلہائے	امیدون کے ثمر لاتے آئین فی الحال	ا	۱

لکہا فرحت نے یون توشیح مین واہ
مہ و اختر ہوے آج ایک جا سال

ایضاً

پھر آئی ہے بہار گلستان دہر مین — پیدا ہوی ہے پھر گل و بلبل مین رسم و راہ
مرغان باغ نغمہ سرا رقص مین صبا — جام طرب ہے دور مین اور ابر ہے سیاہ
ہمدم نسیم ہے دم عیسیٰ کی کیا عجب — ہو جائے دم مین طائر ذیروح پر کاہ
ساون کی رات دن ہے جہڑی صحن باغ مین — کرتی تہی آکے سیر جو بہادون مین گاہ گاہ
کیونکر نہ آئین لاکہون عنادل کے کاروان — دلکش ہے یوسف گل مصر چمن کی چاہ
کس شاہ ملک حسن کی آمد ہے باغ مین — ہر شاخ گل جہکا کے سر اپنا ہے دادخواہ
غنچے چٹخلے کہتے ہین یک تنک گل کے ساتہ — اس باغ مین ہے غیرت بلبل کا آج بیاہ
سچ پوچہئے تو آج وہ نوشہ ہے زیب فرش — صد غیرت چمن ہے یقین جسکی بارگاہ
سعدین کا ہو سعد قران جانبین کو — دلہن ہے رشک مشتری دلہا ہے رشک ماہ

ہر دم دعا ہے قاضیٔ حاجات سے یہی
تا دورِ چرخ دونوں کی الفت کی ہو نباہ

ہووے ترقی دولت و اقبال و عمر میں
ہر ایک لحظہ ہر گھڑی ہر روز و سال و ماہ

مخدوم کو سو خادمِ ذیشان مبارک آج
کیلن خسر کو بھی یہ جھنا کرے الٰہ

سالِ مسیحی لکھدیا فرحت نے واہ واہ
نوشتہ بنا غلامِ رسول اب بہ عز و جاہ

قطعۂ تاریخ تعمیرِ مکانِ مشفقی مکرمی جناب محمد عثمان صاحب تاجر دام عنایتہ

صد شکر کہ صانعِ دو عالم
از لطف و نوازش و عنایت

داد از آغازِ حسنِ انجام
این کاخ بلند را بسرعت

ہر در در کارخانۂ سحر
غرفہ غرفہ طلسمِ حیرت

دیوار بصورت آبگینہ
اک مجمعِ نور فی الحقیقت

پر لطف ستون چو ساعدِ حور
سرو جنت بقد و قامت

ہر شمع فروغ بخش انجم
قندیل بنور مہر طلعت

اینک کہ بہر طرف مہیا
سامانِ سرور و سازِ عشرت

اربابِ نشاط چون بم و زیر
آمیختہ باہم از مسرت

گہ دیدۂ آسمان نہ دیدہ
در رفعت و شان چنین عمارت

توصیفِ مکین چہ بر طرازم
ہر رنگِ مکان بلند ہمت

با عزت و ذی وقار و ذیشان
دارائی زمان بشان و شوکت

تعریف مکان نہ قابل حصر | تحسیں مکیں فزون زطاقت

گفت از سر انبساط فرحت

قایم بادا مقام عشرت

۱۲۹۰

قطعہ تاریخ کتخدائی برخوردار عزت آثار محمد عباس صاحب طول عمرہ خلف الصدق جناب ممدوح

کتخدا گشت چو از فضل خدا | ابن عثمان عنایات اساس
چمن آرزو ما شاداب | بہ سحاب طرب افزون نہ قیاس
رنگ چون ریخت امید عشرت | گشت کافور ازین بزم ہراس
بر سرش کرد فدا از خورشید | زیب تن کرد چو شاہانہ لباس

گفت فرحت سن مسعود بہ جاہ

گشت نوشاہ محمد عباس

۱۲۹۲

قطعہ توشیحیہ تاریخیہ در تہنیت شادی برخوردار سعادت نشان غلام غوث خان صاحب تاجر طول عمرہ فرزند رشید جناب یعقوب خان صاحب تاجر مرحوم و مغفور

۶	و	ولولہ کیون نہ ہو عشاق کو پہر آئی بہا		آج گلزار تمنا کے ہوئے نخل نہال	ا	ا
۵	ہ	ہر گلستان کے بنا غیرت بزم جمشید		خم ہے گر غنچہ تو گل جام می پور تگال	خ	۶۰۰

عدد	حرف	مصرع	مصرع	حرف	عدد
۱	ا	اودی اودی گھٹا اٹھی ہے ٹھنڈی ہے ہوا	نشۂ بادہ سے نرگس کی ہوئین آنکھین لال	ن	۵۰
۹	ص	صبحدم رقص صبا ہے مرغ چمن نغمہ سرا	اک طرف سرو کھڑا موج کے پہنے خلخال	ا	۱
۸	ح	حال گلشن کی ہوا کا ہو اگر زیب رقم	بارور کلک ہو تاثیر سے سرسبز ہو نال	ب	۲
۵	ہ	ہے لب جو پہ ہم آغوش صنوبر قمری	وصل گل سے ہے ہر اک بلبل خوشگو خوشحال	و	۶
۱۰	ی	یاسمن عطر دلاویز پہ اترا تا ہے	ناز سے سنبل پیچان ہے کہڑی کہولکے بال	ن	۵۰
۶	و	وہ طرب خیز سمان ہے کہ جو زاہد دیکھے	شوق قلقل مین وہین توبہ کا قل ہو قال	ش	۳۰۰
۱	ا	اک اچنبھا ہوا مجھکو دم گلگشت کہ یان	ہے خوشی کیسی کہ کہتی ہین دنیا مین مثال	ہ	۵
۲	ب	بے تامل یہ کہا ہین نے تو سوسن نے وہین	ہو گئے سوجان سے خرم یہ بڑا سحر حلال	ہ	۵
۹۰	ص	صبحدم ہو گئے نوشاہ غلام نوشاہ آج	دہر ہے وقف طرب روز و شب اے فرخ فال	د	۴
۳	ج	جملہ احباب و اعزا کو مبارک ہو خوشی	اور نوشہ کو عروس مہ رو نیک خصال	ا	۱
۵	ہ	ہے وہ تا حق رہین دونو ہم شکر و شیر	وصل کا نخل ثمر لائے بفضل فضال	و	۶
۳	ج	جام عشرت سے ہون تا دور مہ و خور مخمور	لب پہ ہے ورد کہ قاضی حاجات اقبال	ل	۳۰
۱	ا	آجکل باغ اجابت بہ عنایت شاداب	لائیگی برگ و ثمر میری دعا کی ہر ڈال	ل	۳۰
		کلک فرحت نے لکھا سال یہ توشیح مین واہ ۲۲	خانۂ صاحب ہوئے نوشاہ بہ صد جاہ و جلال ۱۳	غ	

قطعۂ تاریخیہ توشیحیہ تہنیت شادی مشفقی و مکرمی جناب سید مصطفےٰ صاحب خطیب مسجد کتوال دام اشفاقہ

عدد	حرف	مصرع	مصرع	حرف	عدد
٥	ہ	ہوا بدلی ہے پھر گلشن کی کچھ بدلی سی چھائی ہے	ورودِ دُرِ شبنم سے ہے گلستان کی اور ہی رنگت	و	٦
١٠	ی	یہ ہے جوشِ نمو۔ گر دستِ زاہد سے گرے نیچے	ہو نخلِ پرثمر کی دانہ تسبیح مین نضرت	ہ	٥
١٠	ی	یدِ بیضا کا دعوی یاسمن کو کیا ہی زیبا ہے	نسیم روح افزا مین دمِ عیسی کی ہے حالت	ن	٥٠
١	ا	ادہر ہے شور قلقل اور ترنم سنج اودہر بلبل	ابہی ہے چشم نرگس مین خمارِ بادۂ عشرت	ا	١
٣	ج	جدہر دیکہو ادہر ہین شیخ صاحب گرم مے نوشی	سوا ہے بختِ رندی اہلِ وحدت سے ہوئی شرکت	س	٦٠
١٠	ی	یراقِ عیش و سامانِ طرب ہر جا مہیا ہے	دمامے بجگئے پہلے ہے اب قرنای کی نوبت	د	٤
٤٠	م	ملاہی کی مناہی ہوگئی شاملِ مباحی سے	صفا و دُرد ملکر اک انوکھا ہوگیا شربت	ص	٩٠
٩	ط	طرب انگیز گلزارِ جہان کا جب سمان دیکہا	فضا جانفزا ہے دلکی دامنگیر تہی حیرت	ف	٨٠
١٠	ی	یہ غنچے کے دہن سے پہول جہڑتے تہو گلستان مین	بجہاو کون ہین یہ عشق فزای مسندِ عزت	ن	٥٠
٦	و	وہ عالیجاہ اب فضلِ خدا سے ہوگئے نوشاہ	شرافت دستبستہ جنکی ہر آن کرتی ہے خدمت	ش	٣٠٠
٥	ہ	ہوا اونکی بزم دلہن روز و شب عید می عشرت	برِ نخلِ تمنا کی چکہے آٹہون پہر لذت	ب	٢
٩٠	ص	صدا ہین کیون نہ اٹہینگی مبارک اور سلامت کی	دکہائی بعد مدت چرخ نے یہ محفلِ عشرت	د	٤
٧٠	ع	عروجِ اخترِ صبحِ سعادت روز افزون ہو	زر و مال مین برکت ہو [illegible]	[ز]	[٧]
٤٠٠	ت	تلاشِ سالِ توشیحی اگر ہے لکہئے خرمت	ہمیشہ ہے آج سید مصطفے نوشہ بصد عزت ١٣٢٨		

سنہ ١٣٢٨

در مطبع نافع الاسلام واقع مدراس

سنہ ١٩١٥